1966_1_18_24

1 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1966

مہادیواشرمااوردیگران

بنام

ریاست بہار

21اپریل1965

اے۔کے۔سارکر، کے۔سبّاراؤ، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔آر۔مدھولکر،جسٹسز

فوجداری قانون-تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت متبادل الزامات-دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت کوئی الزام نہیں-دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت سزا-قانونی حیثیت۔

اپیل گزاروں پر متبادل طور پر تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا۔انہیں دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔اس سوال پر کہ آیا سزا قانونی تھی، جب ان پر دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت الزام عائد اور سزا نہیں دی گئی تھی۔

منعقد: دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت ملزم پر فرد جرم عائد کرنا واجب نہیں تھا اس سے پہلے کہ دفعہ 149 ان کے خلاف استعمال کی جا سکے۔(22D;23)

دفعہ 149 کے اطلاق کے لیے غیر قانونی مجموع ہونی چاہیے۔اگر اس مجموع کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کوئی جرم کیا گیا ہے یا ایسا ہے کہ غیر قانونی مجموع کے ممبران کو معلوم ہے کہ اس کے ارتکاب کا امکان ہے تو جو بھی جرم کے وقت اس اسمبلی کا رکن ہے، وہ مجرم ہے۔دفعہ 143 یا 147 کے تحت فرد جرم دفعہ 149 کے استعمال سے پہلے کی شرط نہیں ہے، کیونکہ یہ ان حالات میں مضمر ہیں جن میں دفعہ 149 کا استعمال کیا جاتا ہے،اور جب دفعہ 149 کی مدد سے قتل جیسے جرم کے لیے فرد جرم عائد کی جاتی ہے تو اسے ہمیشہ موجود رہنا چاہیے۔دفعہ 149 کے تحت،مشترکہ مقصد کے غیر قانونی اجتماع کے وجود اور اس غیر قانونی اجتماع یا اس کے کسی بھی رکن کے ذریعے ادا کیے گئے حصے کا ثبوت ہو سکتا ہے،جیسا کہ دفعہ 143 یا دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت ہے۔ان دفعات کے تحت اضافی الزامات ہو سکتے ہیں تا کہ دفعہ 149 کے ساتھ کسی جرم کے الزام کی ناکامی سے بچایا جا سکے، لیکن دیگر الزامات کو پیشگی شرط نہیں سمجھا جا

سکتا۔(22B-C;23C-D,H;24A)

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: 1962 کی مجرمانہ اپیل نمبر 209 اور 3 آف 1963۔

1959 کی سرکاری اپیل نمبر 33 اور سی آر میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 30 اگست 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ بالترتیب 1959 کی اپیل نمبر 392۔

ایس پی ورما، اپیل گزاروں کے لیے (in Cr.A No. 209 of 62)۔

کے کے سنہا، اپیل گزاروں کے لیے (in Cr.A No. 3 of 1962)۔

یو پی سنگھ، مدعا علیہ کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ جسٹس۔ نو افراد کی ان دو اپیلوں میں، جنہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے، خصوصی اجازت قانون کے ایک سوال تک محدود ہے، یعنی، کیا ملزم کو مذکورہ بالا دفعات کے تحت قانونی طور پر مجرم قرار دیا جا سکتا ہے جب ان پر دفعہ 147 یا تعزیرات ہند کی دفعہ 148 کے تحت الزام عائد اور سزا نہیں دی گئی تھی؟ اپیل کے تحت فیصلے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پٹنہ کی ہائی کورٹ میں اس نکتے پر اختلاف تھا اور ہائی کورٹ میں اپیلوں کو ایک مکمل بنچ نے نمٹا دیا جس نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 147 اور 148 کے تحت سزا دینے سے پہلے ضروری نہیں، یہ دفعہ 149 کی مدسے تعزیرات ہند 302 کے تحت نہیں ہیں

اپیلوں کی محدود نوعیت کے پیش نظر صرف ضروری حقائق بیان کیے جا سکتے ہیں۔ جس شخص نے اپنی جان گنوائی وہ ایک مساری تھا جس کا تعلق کچھ ملزموں سے تھا۔ ماضی میں دوسرے واقعات بھی ہوئے تھے۔ 1955 میں ایک اجبلال کو قتل کر دیا گیا اور کچھ موجودہ ملزموں پر مقدمہ چلایا گیا لیکن انہیں بری کر دیا گیا۔ اس کے بعد، ایک بلدیو شرما کو قتل کر دیا گیا اور اس معاملے میں استغاثہ کے کچھ گواہوں پر اس جرم کا الزام عائد کیا گیا۔ اپیل کے تحت فیصلے کے وقت (30 اگست 1962) اس معاملے میں ملزم کی سزا کے خلاف پٹنہ ہائی کورٹ میں اپیل زیر التوا تھی۔

موجودہ واقعہ 24 اپریل 1958 کو پیش آیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ مساری صبح مزدوروں کو بلانے جا رہا تھا جب اپیل گزاروں نے اس پر مختلف ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اس کے زخموں کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی اور تعزیرات ہند کی دفعہ 303 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اپیل گزاروں پر ٹرائل میں متبادل طور پر تعزیرات ہند کی دفعہ 149 / 302 اور 34 / 302 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔ ایڈیشنل سیشن جج، مونگیر نے اپیل گزاروں میں سے تین کو دونوں الزامات پر مجرم قرار دیتے ہوئے انہیں صرف پہلے الزام پر عمر

قید کی سزا سنائی۔ باقی ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ جن لوگوں کو مجرم قرار دیا گیا تھا اور ریاستی حکومت کی طرف سے دوسروں کو بری کرنے کے خلاف اپیلوں کی سماعت ایک ساتھ کی گئی تھی اور اب اپیل کے تحت مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دی گئی تھی۔ ریاستی حکومت کی اپیل کو منظور کر لیا گیا اور تین مجرموں میں سے ایک کو مسترد کر دیا گیا۔ نتیجے کے طور پر تمام اصل ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 / 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ اپیلوں کی سماعت کے دوران ریاستی وکیل نے ریاست کی طرف سے اپیل میں ایک نقطہ اٹھایا کہ مقدمہ خراب تھا کیونکہ دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت کوئی الزام نہیں بنایا گیا تھا۔ ڈویژنل بنچ نے یہ سوچتے ہوئے کہ اس نکتے سے سزا یافتہ ملزم کو فائدہ ہو سکتا ہے، اسے اٹھانے کی اجازت دی لیکن اس نکتے پر پہلے کے فیصلے کے پیش نظر اپیلوں کو فل بنچ کے پاس بھیج دیا جس سے وہ متفق نہیں تھے۔ فل بینچ نے پہلے کے فیصلوں کو مسترد کر دیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت سزا کے جواز کے لیے یہ لازمی نہیں تھا کہ دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت الزام وضع کیا جانا چاہیے تھا اور ان دفعات کے تحت سزا ریکارڈ کی جانی چاہیے تھی۔

اپیل گزاروں کے خلاف الزامات درج ذیل تھے:

"پہلا یہ کہ آپ صبح 7 بجے ضلع مونگیر کے گاؤں جھنجھرا پی ایس پر بٹا میں یا اس کے آس پاس غیر قانونی اجتماع کے رکن تھے، جو بندوق، بھالا اور چھورا (تلوار) سے لیس تھے اور مساری شرما کے قتل کے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں آپ سب نے مساری شرما کو اس طرح کی جسمانی چوٹ پہنچائی، جس کی وجہ سے اس کی موت ہوئی، یہ جرم آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا ہے اور اس طرح اس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت اور سیشن عدالت کے نوٹس میں قابل سزا جرم کیا۔

" کہ آپ، صبح 7 بجے یا اس کے بارے میں ضلع مونگیر کے گاؤں جھنجھرا پی ایس پر بٹا میں آپ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر مساری شرما کی موت کا سبب بنے، اور اس طرح ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ 34 / 302 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا، اور میرے علم میں اور میں اس طرح ہدایت کرتا ہوں کہ آپ پر مذکورہ الزام پر مذکورہ عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔"

دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت کوئی الزام نہیں بنایا گیا تھا اور سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 149 / 302، تعزیرات ہند کے تحت سزا اس طرح کے الزام یا الزامات کی عدم موجودگی میں قانونی طور پر درج کی جا سکتی ہے۔ مسٹر ایس پی ورما نے پٹنہ ہائی کورٹ کے پہلے غیر رپورٹ شدہ فیصلوں کو ہمارے نوٹس میں لایا ہے جن پر فل بینچ نے غور کیا اور انہیں مسترد کر دیا اور دعوی کیا ہے کہ وہ درست تھے اور اپیل کے تحت فیصلہ غلط ہے۔

دفعہ 149 تعزیرات ہند کے باب VIII میں آتا ہے جو عوامی سکون کے خلاف جرائم سے متعلق ہے۔ یہ باب اکیس حصوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے زیادہ تر کا تعلق ان مجمعوں سے ہے جو عوامی امن کے لیے خطرہ ہیں۔ اس طرح کی مجموعوں کو غیر قانونی مجموعوں قرار دیا جاتا ہے اور رکنیت کی سزا شدت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ مجموعہ صرف عوامی امن کو خطرے میں ڈالتی ہے یا حقیقت میں اس میں خلل ڈالتی ہے۔ باب کی اسکیم کا اب جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

دفعہ 141 میں غیر قانونی اجتماع کی تعریف پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے اجتماع کے طور پر کی گئی ہے جس کا مشترکہ مقصد دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ جرم کرنا ہے۔ پانچ شقیں ہیں جو کئی قسم کے مشترکہ مقاصد کو بیان کرتی ہیں جو اسمبلی کو غیر قانونی بناتی ہیں۔ ان شقوں کو یہاں دوبارہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ موجودہ معاملے میں ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ یہاں ہم قتل کے جرم سے متعلق فکر مند ہیں اور الزام کے مطابق ملزموں کا مشترکہ مقصد جس نے خود کو اسمبلی میں تشکیل دیا تھا وہ مساری کا قتل کرنا تھا۔ اس مشترکہ مقصد کو ثابت کیا گیا ہے اور اس طرح اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ ایک غیر قانونی اجتماع تھا۔ باب کے منصوبے کو دوبارہ جاری رکھتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ 142 میں کہا گیا ہے کہ کسی شخص کو غیر قانونی اسمبلی کا رکن سمجھا جاتا ہے، اگر وہ ان حقائق سے واقف ہو جو کسی اسمبلی کو غیر قانونی مجموع بناتے ہیں تو وہ جان بوجھ کر اس مجموع میں شامل ہوتا ہے یا اس میں جاری رہتا ہے۔ غیر قانونی اجتماع کی محض رکنیت دفعہ 143 کے تحت قابل سزا ہے۔ اگلے دفعات کے تحت اس شخص کو بھاری سزا دی جاتی ہے جو کسی مہلک ہتھیار سے لیس غیر قانونی اجتماع میں شامل ہوتا ہے یا کسی ایسی چیز کے ساتھ جو جرم کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتی ہے اس سے موت کا امکان ہوتا ہے۔ دفعہ 145 میں اس شخص کے لیے اسی طرح کی اعلی سزا کا التزام کیا گیا ہے جو یہ جانتے ہوئے کہ اسے منتشر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، غیر قانونی اجتماع میں شامل ہوتا ہے یا جاری رہتا ہے۔ یہ حصے رکنیت کو غیر قانونی اجتماع کی طرح قابل سزا بناتے ہیں، حالانکہ مختلف ڈگریوں میں۔

دفعہ 146 پھر فسادات کے جرم کی وضاحت کرتی ہے۔ اس جرم کا ارتکاب اس وقت کیا جاتا ہے جب غیر قانونی مجموع یا اس کا کوئی رکن اس طرح کی اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں طاقت یا تشدد کا استعمال کرتا ہے۔ یہاں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ غیر قانونی اجتماع کا ہر رکن فسادات کے جرم کا مجرم ہے حالانکہ اس نے خود طاقت یا تشدد کا استعمال نہیں کیا ہوگا۔ اس طرح جب غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے خلاف قانونی کارروائی میں طاقت یا تشدد کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری بدل جاتی ہے۔ اگلے دو حصوں میں فسادات کے جرم کے لیے سزا تجویز کی گئی ہے۔ دفعہ 147 سادہ فسادات کی سزا دیتا ہے۔ دفعہ

148اس شخص کوزیادہ سخت سزا دیتی ہے جومہلک ہتھیار سے مسلح فسادات کاارتکاب کرتا ہےلیکن یہ دفعہ صرف اس شخص کواعلیٰ سزا کا ذمہ دار بناتی ہے جواتنا مسلح ہو۔دفعہ 149 پھرفسادات کے علاوہ دیگر جرائم کے لیے متبادل ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔سیکشن مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

.149"غیر قانونی اسمبلی کا ہر رکن مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کیے گئے جرم کا مجرم ہے۔

اگرکسی غیر قانونی مجموع کے کسی رکن کی طرف سے اس مجموع کے مشترکہ مقصد کے خلاف قانونی کارروائی میں کوئی جرم کیا جاتا ہے، یا جیسا کہ اس اسمبلی کے ممبران جانتے ہیں کہ اس مقصد کے خلاف قانونی کارروائی میں ملوث ہونے کا امکان ہے،تو ہر وہ شخص جواس جرم کے ارتکاب کے وقت اسی مجموع کا رکن ہے، اس جرم کا مجرم ہے۔"

دفعہ کے اطلاق کے لیےایک غیر قانونی مجموع ہونی چاہیے۔پھر اگر اس مجموع کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کوئی جرم کیا جاتا ہے یا ایسا ہے کہ غیر قانونی مجموع کے ممبران کومعلوم ہے کہ اس کے ارتکاب کا امکان ہےتو جوبھی جرم کے وقت اس مجموعہ کا رکن ہے وہ مجرم ہے۔بقیہ حصے موجودہ بحث میں مددگارنہیں ہیں۔

یہ اسکیم ہونے کے ناطے، کیا دفعہ 147 یا دفعہ 148 کےتحت کسی شخص سے دفعہ 149 کواستعمال کرنے سے پہلے چارج کرنالازمی ہے؟ دفعہ 149 میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ یہ اس کی اپنی اطلات کے لیے پیشگی شرط ہے۔کوئی دوسرا حصہ نہیں؛ یہ طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔دفعہ 146 اور 149 ان شرائط کی نمائندگی کرتے ہیں جن کےتحت دوسروں کے اعمال کے لیے قائمقام ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔اگر کسی رکن کی طرف سے غیر قانونی اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں طاقت یا تشدد کا استعال کیا جاتا ہےتو مجموع کے ہر رکن کو فساد کے جرم کا مجرم قرار دیا جاتا ہے اور دفعہ 147 کے تحت اس جرم کی سزا دی جاتی ہے۔فسادات کا جرم، یقیناً،اس وقت ہونا چاہیے جب اراکین پر غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے طور پر قتل کا الزام لگایا جائے۔دفعہ 148 مہلک ہتھیاروں سے لیس افراد پر ذمہ داری پیدا کرتی ہےاور یہ ایک الگ جرم ہے۔اسے ہمیں حراست میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر کسی شخص پر دفعہ 147 کےتحت فرد جرم عائد نہیں کی جاتی ہےتو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دفعہ 149 کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔جب کسی جرم (جیسے قتل) کا ارتکاب غیر قانونی اجتماع کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں کیا جاتا ہے یا جرم وہ ہوتا ہے جس کے بارے میں اسمبلی کے ممبران جانتے تھے کہ مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں اس کا ارتکاب

ہونے کا امکان ہے، تو انفرادی ذمہ داری کی جگہ متبادل ذمہ داری لی جاتی ہے اور ہر وہ شخص جو جرم کے ارتکاب کے وقت غیر قانونی اجتماع کا رکن ہوتا ہے وہ مجرم بن جاتا ہے۔ کسی شخص کو دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت چارج کرتے وقت دفعہ 143 یا دفعہ 144 کے تحت چارج کرنا واجب نہیں ہے۔ اسی طرح، دفعہ 143 یا دفعہ 147 کے تحت کسی شخص پر دفعہ 149 کی مدد سے جرم کا الزام لگانا واجب نہیں ہے۔ یہ حصے مضمر ہیں۔ دفعہ 147 اور 148 کے تحت تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھے جانے والے دیگر جرائم کے تحت الزامات شامل کرنا مفید ہوسکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔ کوئی شخص غیر قانونی اسمبلی میں شامل ہوسکتا ہے اور دفعہ 143 یا 147 یا 148 کے تحت مجرم ہوسکتا ہے لیکن وہ اس وقت اس کا رکن نہیں رہ سکتا جب دفعہ 303 کے تحت جرم یا کسی اور جرم کا ارتکاب ہو۔ وہ اس صورت میں دوسرے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا کیونکہ دفعہ 149 اس پر لاگو نہیں ہوگی۔ موجودہ معاملہ اس قسم کا نہیں ہے۔

ان معاملات میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 147 کے تحت چارج لازمی ہے کیونکہ وہ اس بات کو نظر انداز کرتے ہیں کہ دفعہ 143 کے اجزاء دفعہ 147 میں مضمر ہیں اور دفعہ 147 کے اجزاء اس وقت مضمر ہوتے ہیں جب دفعہ 149 کے تحت چارج شامل کیا جاتا ہے۔ دفعہ 141 کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ مشترکہ مقصد جو کسی مجموع کو غیر قانونی بناتا ہے اس میں مجرمانہ طاقت کا استعمال یا مجرمانہ طاقت کا مظاہرہ، شرارت یا مجرمانہ خلاف ورزی یا دیگر جرم کا ارتکاب، یا کسی قانون پر عمل درآمد یا کسی قانونی عمل کی مزاحمت شامل ہوسکتی ہے۔ دفعہ 143 اور 147 کے تحت جرائم کو ہمیشہ اس وقت موجود رہنا چاہیے جب دفعہ 149 کی مدد سے قتل جیسے جرم کا الزام لگایا جاتا ہے، لیکن دیگر دو الزامات کو الگ سے تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ ان کے تحت سزا حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اس طرح دفعہ 143 کا استعمال اس وقت نہیں کیا جاتا جب دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت چارج ہوتا ہے، اور دفعہ 147 کا استعمال اس وقت نہیں کیا جاتا جب دفعہ 148 کے تحت چارج ہوتا ہے۔ دفعہ 147 کو اس وقت ختم کیا جاسکتا ہے جب الزام دفعہ 149 کے تحت ہو جسے تعزیرات ہند کے تحت جرم کے ساتھ پڑھا جائے۔

اپیل گزاروں کے خلاف جو الزامات بنائے گئے ہیں اور جنہیں ہم نے پہلے دوبارہ پیش کیا ہے، ان میں وہ تمام ضروری اجزاء شامل ہیں جو غیر قانونی اسمبلی کے ہر رکن کو دفعہ 149 کی مدد سے قتل کے جرم کو گھر لانے کے لیے ضروری ہیں۔ استغاثہ نے ایک غیر قانونی اجتماع کے وجود کو ثابت کیا ہے، اس کا مشترکہ مقصد مصاری کا قتل اور ہر اپیل گزار کی رکنیت تھی۔ اس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر دفعہ 147 یا 148 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہوتی اور یہ الزام کسی بھی ملزم کے خلاف ناکام ہوگیا ہوتا تو دفعہ 149 اس

کے خلاف استعمال نہیں کی جا سکتی تھی۔ وہ علاقہ جو دفعہ 147 اور 149 میں مشترک ہے وہ ذیلی حصہ ہے جس پر ذمہ داری کے مختلف درجے بنائے جاتے ہیں اور جب اس طرح کے ذیلی حصے کا کوئی ثبوت نہ ہو تو دفعہ 149 کی مدد سے سزا نہیں ہو سکتی۔ یہ کہنا بالکل مختلف بات ہے کہ اس ذیلی حصہ کو ترتیب دینے کے لیے پہلے دفعہ 143 کے تحت چارج، پھر دفعہ 147 کے تحت چارج اور پھر 8.149 کے تحت چارج طے کرنا ہوگا۔ آخری نامزد دفعہ دوسروں پر منحصر نہیں ہے کیونکہ دیگر ان حالات میں مضمر ہیں جن میں دفعہ 149 استعمال کیا جاتا ہے۔ غیر قانونی اجتماع کے وجود، مشترکہ مقصد اور غیر قانونی اجتماع یا اس کے کسی بھی رکن کے ذریعے ادا کیے گئے کردار کا ثبوت دفعہ 143 یا دفعہ 147 یا دفعہ 148 کے تحت ہو سکتا ہے۔ دفعہ 149 کے ساتھ پڑھے جانے والے جرم کے الزام کی ناکامی سے بچنے کے لیے ان دفعات کے تحت اضافی الزامات ہو سکتے ہیں لیکن دیگر الزامات کو پیشگی شرط نہیں سمجھا جا سکتا۔

ہم فل بینچ کے نتیجے سے اتفاق کرتے ہیں اور اس لیے اپیل کے تحت فیصلے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اپیلیں مسترد کر دی جائیں گی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:08
I am the author of this document